اقبال کا ایک نادر مکتوب

رحیم بخش شاہین

جناب پروفیسر ڈاکٹر وحید احمد ، استاذ شعبۂ تاریخ ، قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی وساطت سے کچھ عرصہ پیشتر علامہ اقبال کا ایک نادر و نایاب خط میرے ہاتھ آیا جو تقریباً ۷۰ سال پہلے کا ہے اور اقبال کے خطوط کے کسی مجموعے میں شامل نہیں ہے ۔ یہ خط انہوں نے مس نینسی (Miss Nancy Arnold) کو لکھا تھا جو ڈاکٹر ٹامس آرنلڈ کی صاحبزادی تھیں ۔ خط کے لب و لہجہ کی بے تکلفی اور شگفتگی کی تحسین کے لیے ضروری ہے کہ پروفیسر آرنلڈ سے اقبال کے تعلقات کا مختصر جائزہ لیا جائے ۔

پروفیسر آرنلڈ ان شخصیتوں میں سے ایک ہیں جن کے تذکرے کے بغیر علامہ اقبال کا ذکر مکمل نہیں ہوتا ۔ آرنلڈ کئی سال تک علی گڑھ میں پڑھاتے رہے اور پھر تقریباً چھ سال تک گورنمنٹ کالج اور اس دوران میں کچھ عرصہ کے لیے اورینٹل کالج لاہور سے بھی وابستہ رہے ۔ اقبال کے فلسفیانہ ذوق کی تہذیب و ترقی میں ان کا بڑا ہاتھ ہے ۔ وہ اقبال کی ذہانت کے معترف تھے اور اقبال بھی ان سے بہت متاثر تھے ۔ پروفیسر آرنلڈ جب ملازمت سے سبکدوش ہو کر (۲۶ فروری ۱۹۰۴ء) عازم انگلستان ہوئے تو اقبال نے ان کی جدائی کو شدت کے محسوس کیا ۔ ان کی نظم ''نالۂ فراق'' (آرنلڈ کی یاد میں) ان کے دلی جذبات کی آئینہ دار ہے[1] ۔ ۱۹۰۵ء میں خود اقبال بھی اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ روانہ ہوئے اور اپنے سہ سالہ قیام یورپ کے دوران وہ پروفیسر آرنلڈ سے بڑی باقاعدگی سے ملتے اور ان کی رہنمائی سے استفادہ کرتے رہے ۔ ان ملاقاتوں کا کچھ

۱- کلیات اقبال اردو بانگ درا ، ص ۷۶ ۔

ذکر عطیہ بیگم نے اپنی کتاب ''اقبال'' میں بھی کیا ہے ۔ اقبال کی نظر میں آرنلڈ کا کیا مقام تھا؟ اس کا کچھ انداز ، اقبال کی تصنیف علم الاقتصاد (۱۹۰۴ء) کے دیباچے[1] اور ان کے پی ایچ ۔ ڈی کے مقالے ''ایران میں مابعدالطبیعیات کا ارتقاء'' (انگریزی) کے انتساب سے ہو سکتا ہے[2]۔ ۹ جون ۱۹۳۰ء کو پروفیسر آرنلڈ فوت ہوئے اور ۱۰ جولائی ۱۹۳۰ء کو اقبال نے ان کی بیوہ سے تعزیت کرتے ہوئے لکھا تھا "ان کی وفات میرے لیے ذاتی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے ۔ کیونکہ یہ انہی کا فیض تھا جس نے میری روح کی تشکیل کی اور اسے علم کے راستے پر گامزن کیا''[3] ۔

پروفیسر آرنلڈ کے بارے میں ضروری معلومات ایک حد تک دستیاب ہیں ۔ لیکن ان کے گھرانے یعنی ان کی بیوی اور بیٹی کے بارے میں معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں ۔ تاہم اتنا پتہ چلا ہے کہ ان کی شادی علی گڑھ کے قیام کے دوران ہوئی تھی اور غالباً اسی زمانے میں نینسی پیدا ہوئی تھی ۔ مس نینسی کے متعلق اتنا اور معلوم ہوا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں ۔ وہ کئی سال پیشتر وفات پا چکی ہیں ۔ ان کی شادی مسٹر بارفیلڈ نامی ایک صاحب سے ہوئی تھی ۔ ان کے صاحبزادے بقید حیات ہیں جو انگلستان کے ایک تعلیمی ادارے میں کام کر رہے ہیں ۔

اقبال جب حصول تعلیم کی غرض سے یورپ میں تھے تو مس نینسی کی عمر تقریباً ۹ سال تھی ۔ عطیہ بیگم ۲ اگست ۱۹۰۷ء کی یادداشت میں ان کے بارے میں لکھتی ہیں :

''میں اور اقبال پہلے سے انتظام کرکے پروفیسر آرنلڈ کے یہاں ومبلڈن گئے ۔ میاں بیوی دونوں فرشتہ ہیں اور ایک مقدس جنت میں رہتے ہیں ان کی ۹ سالہ لڑکی بھی ماں باپ کی طرح ذہین ہے اور ایک چمکتی ہوئی

۱۔ اقبال : علم الاقتصاد ، اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور ۱۹۷۷ ، ص ۳۳ ۔

2. Iqbal: The Development of Metaphysics in Persia, Bazm-i-Iqbal, Lahore 1964, P 5.

3. B.A. Dar (ed.); Letters of Iqbal, Iqbal Academy, Lahore 1978, P 213.

تیتری کی طرح ادھر اُدھر پھدکتی پھرتی ہے ۔ ہم سب بہت جلد دوست بن گئے ۔ یہ لڑکی بہت زندہ دل اور خوش طبع تھی اور ساتھ ہی بہت ذہین بھی تھی[۱]''۔

اس خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نینسی کو پھولوں سے بہت لگاؤ تھا بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ پورے گھرانے کو پھولوں سے خاص شغف تھا ۔ یوں بھی ان کی رہائش گاہ جس علاقے (وسبلڈن) میں تھی وہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ ہے اور لیڈی آرنلڈ نے گھر میں اچھا خاصا باغ لگا رکھا تھا ۔ لیڈی آرنلڈ کے ذوق باغبانی اور پھولوں سے دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے مشغلے کے طور پر ایک ایسی ڈائری بنا رکھی تھی جس میں مختلف اقسام کے پھولوں کے نمونے جمع کرتی رہتی تھیں ۔ اس قسم کی ڈائری کا ذکر ڈاکٹر وحید احمد نے مجھ سے کیا ہے ۔ شاید والدین کے ذوق ہی کا اثر تھا کہ مس نینسی کو بھی پھولوں سے بہت دلچسپی تھی اور شاید اسی بنا پر انہوں نے سکول میں نباتیات (Botany) کا مضمون لے رکھا تھا ۔ جس کی طرف اقبال نے اپنے خط میں اشارہ بھی کیا ہے ۔ خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مس نینسی اقبال سے بہت بے تکلف تھیں اور اقبال بھی ان سے شفقت آمیز سلوک روا رکھتے تھے ۔

اس خط میں اقبال نے مرقس (Marcas) نامی کسی شخص کا ذکر کیا ہے اس کے بارے میں تا حال کچھ معلوم نہیں ہو سکا اور نہ مس نینسی کی چچی کے بارے میں ۔ بہر حال یہ خط اقبال کی انگریزی نثر کا ایک شگفتہ اور شاداب نمونہ ہے ۔

Lahore
11th Jan. 1911

My Dear Nancy,

Last monday early in the morning when I was meditating over the vanities of life my servant brought me your Xmas card.

۱۔ عطیہ بیگم : اقبال (اردو ترجمہ) مترجم ضیاءالدین احمد برنی ، اقبال اکادمی کراچی مارچ ۱۹۶۹ء ، ص ۱۰۵ ۔

You can imagine how glad I was to receive it, especially because it put me in mind of the happy days that I had spent with my Guru in England. I am indeed thankful to you for this nice present.

I suppose you are getting on well with your lessons in Botany. When I come next time to England to Kiss the feet of my Guru, I hope you will educate me in the names of all the flowers that grow in the beautiful valleys of England. I still remember the Sweet Williams, the blue bells, the leep tulips ; so that you see that your pupil has not got a bad memory.

You know that my Guru is at present very busy-looking after the welfare of younger humanity—so do act a good Prophet between his Divinity and the poor mortal Iqbal who is anxious to know all about him. I am sure he will not strict his revelations to you which you will communicate to me in due course.

I am afraid I must close this letter now. The little black daughter of my Sice is crying downstairs, and has been disturbing my quiet since morning. She is a perfect nuisance, but I have to tolerate her, because her father is a very dutiful servant.

Please do remember me to father, mother, auntee and Marcas if you ever write to him.

Your affectionately
Md. Iqbal

Miss Nancy Arnold,
24, Launceton Place,
Kensington Gate,
(England) London W.

لاہور
۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء

عزیز من نینسی

گذشتہ پیر کو صبح سویرے جب کہ میں زندگی کی چھوٹی رنگینیوں پر غور کر رہا تھا ۔ میرا ملازم تمہارا کرسمس کارڈ لایا ۔ تم تصور کر سکتی ہو کہ میں اسے وصول کر کے کتنا مسرور تھا خصوصاً اس بنا پر کہ اس نے مجھے وہ خوشگوار دن یاد دلا دئے جو میں نے اپنے گرو[1] کے ساتھ انگلستان میں گزارے تھے ۔ میں اس عمدہ تحفے کے لیے یقیناً تمہارا شکر گزار ہوں ۔ میرا خیال ہے کہ تم نباتیات پر اپنے اسباق سے اچھی طرح نباہ کر رہی ہو ۔ جب میں اگلی مرتبہ اپنے گرو کی قدم بوسی کے لیے انگلستان آؤں گا تو مجھے امید ہے کہ تم مجھے ان تمام پھولوں کے نام سکھاؤ گی جو انگلستان کی حسین وادیوں میں اُگتے ہیں ۔ مجھے ابھی تک سویٹ ولیمز[2] ، بلو بیلز[3] اور لیپ ٹیولپز[4] کے نام یاد ہیں (یہ نام اس لیے لکھے ہیں[5] تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے طالب علم کی یادداشت اتنی بری نہیں ہے ۔

تم جانتی ہو کہ میرے گرو فی‌الحال نوجوان انسانیت کی بہبود کی دیکھ بھال میں بہت مصروف ہیں ۔ لہٰذا ان کی الوہیت اور بچارے فانی اقبال کے درمیان ایک نیک پیغمبر کا کام کرو جو ان کے بارے میں سب کچھ

۱۔ پروفیسر تھامس آرنلڈ مراد ہیں ۔

۲۔ سویٹ ولیمز : سویٹ ولیم ایک سخت جان سدا بہار پھولدار پودا ہے جو آسانی سے نشو و نما پاتا ہے اور کئی برس تک قائم رہتا ہے ۔ اس میں موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں جو سفید ، گہرے گلابی ، قرمزی اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں ۔

۳۔ بلیو بیلز : بلیو بیل سوسن کی قسم کا ایک خوشبودار پھول جس کی شکل گھنٹی کی سی ہوتی ہے ۔ اسے جرس پھول بھی کہا جاتا ہے ۔

۴۔ لیپ ٹیولپز : ٹیولپ گل لالہ کی قسم ہے ۔ گھنٹی کی شکل کا سرخ رنگ کا پھول جو موسم بہار میں کھلتا ہے ۔

۵۔ یہ الفاظ جملوں کو مربوط کرنے کے لیے بڑھائے گئے ہیں ۔

جاننے کا مشتاق ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے الہامات تم سے نہیں چھپائیں گے جو تم مجھے حسب معمول بتا دو گی ۔

مجھے افسوس ہے کہ مجھے اب یہ خط لکھنا بند کر دینا ہوگا کیونکہ نچلی منزل پر میرے سائیس کی ننھی کالی لڑکی رو رہی ہے اور وہ صبح سے میرا سکون غارت کر رہی ہے ۔ وہ مکمل طور پر ایک تکلیف دہ وجود ہے لیکن مجھے اسے برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کا باپ ایک بہت فرض شناس ملازم ہے ۔

براہ کرم اپنے ، والد ، والدہ ، چچی[1] اور مرقس سے میرا ذکر ضرور کرنا اگر تم اسے کبھی خط لکھو ۔

تمہارا محب
محمد اقبال

مس تینسی
۴۲ لانسٹن پلیس
کینسنگٹن گیٹ
لندن ویسٹ (انگلستان)

۱۔ Auntie اور Aunty در اصل لفظ Aunt کی جانی پہچانی صورت اور ایک طرح سے اس کی تصغیر ہیں ۔